83

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۴ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، ۲۹ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۲۹ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے ایک اہم خطاب

پاکستان کی ترقی و استحکام اور اس کی اقتصادی اور معاشرتی مشکلات کے دور ہونے کیلئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کی جائیں

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ملک دشمن عناصر ملک کو تباہ کرنے کے منصوبے میں ناکام رہے

دوست یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو مخالفت کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور مجھے کامل صحت عطا فرمائے

ربوہ ۲۸ ہجرت ــــ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں یہ اہم تحریک فرمائی کہ وہ موجودہ ایام میں اپنے پیارے اور عزیز ملک پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے اور اس کی خوشحالی کی راہ میں پیش آمدہ اقتصادی اور معاشرتی مشکلات کے دور ہونے کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ حضور نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ جماعت احمدیہ کی غلبہ اسلام کی عظیم جدوجہد میں دنیا کے مختلف حصوں میں جو مخالفت ہوتی ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مخالفت کے برے اثرات سے ہمیں محفوظ رکھے اور اسے ہمارے لئے تکلیف کی بجائے رحمت کا موجب بنائے۔ نیز میری صحت کے لئے بھی خصوصیت سے دعائیں کی جائیں تاکہ بیماری کے جو چند اثرات باقی رہ گئے ہیں وہ بھی جلد دور ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

انصار اللہ دار الصدر شرقی کا تربیتی اجلاس

حضور اقدس نے اپنا یہ بصیرت افروز خطاب مجلس انصار اللہ محلہ دار الصدر شرقی کے اس تربیتی اجلاس میں فرمایا جو آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوا چونکہ حضور کی ناسازی طبع کے باعث ایک لمبے عرصہ سے احباب حضور کی زیارت سے اور براہ راست حضور کی زبان مبارک سے کلمات طیبات سننے سے محروم تھے اس لئے جونہی انہیں یہ علم ہوا کہ حضور اس جلسہ میں خطاب فرمانے والے ہیں وہ دور و نزدیک سے جوق در جوق مسجد مبارک میں جمع ہونے لگے۔ ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ نزدیکی جماعتوں مثلاً سرگودھا، چنیوٹ، لائلپور اور بعض دیگر مقامات سے بھی احباب اس موقعہ پر خاص اہتمام سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور کی تشریف آوری سے قبل جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو کہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا نے کی۔ بعد ازاں مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے انصار اللہ سے ان کا عہد دہرایا اس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے درس القرآن دیا۔ مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائے اور محترم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

آٹھ بجے شب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے۔ علالت طبع کے باعث حضور نے کرسی پہ رونق افروز ہو کر احباب سے خطاب فرمایا جو کہ کم و بیش نصف گھنٹہ تک جاری رہا اور احباب کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔

حضور اقدس کا بصیرت افروز خطاب

حضور اقدس نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ میں اس وقت خاص طور پر تین دعائیں کرنے کی احباب کو تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ ایک اپنے ملک کے لئے دوسرے اپنی جماعت کے لئے اور تیسرے خاکسار اپنے لئے دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

ہمارا ملک اس وقت پریشانی کے دور میں سے گذر رہا ہے۔ گذشتہ دور کے آخری ایام میں جب میں نے اپنے ملک کے لئے بہت دعائیں کیں تو مجھے یہی بتایا گیا کہ دعاؤں کے نتیجہ میں ہی خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ملک دشمن عناصر نے ملک کو تباہ کرنے کے جو منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس میں انہیں ناکام کر دیا۔ مگر اس کے نتیجہ میں اور اس کے باقی ماندہ اثرات کے طور پہ اس وقت ہمارا ملک کئی ایک اقتصادی اور معاشرتی پریشانیوں میں سے (باقی ص۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۷ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔"

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل سے گرمی کی شدت کا کچھ اثر ہے چکر آتے ہیں ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۲۸ ہجرت۔ کل ۲۷ ہجرت کو یوم خلافت کے مبارک موقع پر لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ساڑھے سات بجے صبح سے ساڑھے نو بجے تک مسجد مبارک میں ایک جلسہ عام زیر صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل منعقد ہوا۔ احباب کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر تصنیف و اشاعت اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ (جلسہ کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ انشاء اللہ آئندہ پیش کیا جائے گا۔)

کل ۲۷ ہجرت کو نماز مغرب کے بعد ربوہ میں شدید آندھی آئی جس کے ساتھ کچھ چھینٹے بھی پڑے۔ بجلی کی رو فیل ہو جانے کی وجہ سے کچھ عرصہ مکمل تاریکی چھائی رہی۔

ضروری اعلان

برائے واقفین زندگی طلباء

جو واقفین زندگی طلباء اس سال میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے وغیرہ کے امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں۔ اپنے مکمل پتہ سے دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ اور جو طلباء اب زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا مظہر بنانے والی مومن کی ایک بنیادی صفت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کہ جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اُس میں سے وہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اِس میں صرف انفاق مال کا ہی ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس انفاق میں علم، عرفان اور تمام خداداد طاقتیں اور ہر قسم کی نعمتیں شامل ہیں۔ یعنی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو فطری اور کسبی طور پر عطا کیا ہے اس سے وہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ اسے اس نیت سے بے دریغ خرچ کرتے ہیں کہ دوسرے بھی ان سے فائدہ اٹھائیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مومن کی ایک بنیادی صفت قرار دیا ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کے اندر ایثار کی روح ترقی کرتی ہے یعنی وہ اپنے فائدہ کو نظر انداز کرکے دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ایثار کی روح جب حقیقی طور پہ کسی کے اندر پیدا ہو جائے تو اس میں خدا تعالیٰ کا مظہر بننے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کچھ نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہی تمام کام کرتا ہے۔ وہ غنی ہے اور اس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ ہو۔ وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے۔ اسیطرح جب ایک مومن اپنی خداداد طاقتوں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں اس نیت سے خرچ کرتا ہے کہ ان سے دوسروں کو فائدہ پہنچے تو وقتی طور پہ وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بننے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس وقت اپنے فائدہ کو بھول جاتا ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا اس کے مدِّ نظر ہوتا ہے۔ اس طرح وہ وقتی طور پہ خدا نمائی کے ایک آئینہ کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے جس قدر ایثار کی روح کسی مومن میں ترقی کرتی ہے اسی قدر وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بنتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس زمانہ میں جماعت احمدیہ کا قیام اسی غرض کے ماتحت عمل میں لایا گیا ہے کہ اِس جماعت کے افراد ایثار کی روح کو ترقی دے کر حسب استعداد خدا تعالیٰ کے مظہر بنیں اور ان کے وجود دوسروں کے لئے خدا نما وجود بن جائیں اور اس طرح وہ دوسروں کو بھی آستانۂ الوہیت پہ جھکانے کا موجب بنیں۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قیام جماعت کے وقت اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے، اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوششیں اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

ہم جماعت احمدیہ کے قیام کی اس غرض کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے جب تک کہ ہم اپنے اندر ایثار کی روح کو ترقی دے کر اس نہج پہ نہ پہنچا دیں کہ ہم اپنا مال اپنی جان اپنا وقت، اپنی عزت اور اپنی ہر طاقت اور ہر اُس نعمت کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر بے دریغ خرچ کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہیں۔ اپنے نفس پر خرچ کرنا ہمیں دوبھر معلوم ہو اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر خرچ کرنا ہمیں آسان نظر آئے۔ جب ہم میں سے ہر شخص اپنے اندر ایثار کی روح کو ترقی دے کر اسے اس نہج پہ پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گا تو یقیناً ہم میں سے ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کا مظہر بن جائے گا۔ یعنی اس کا وجود خدا نما وجود بن کر دوسروں کو راہ راست پہ لانے کا وسیلہ ثابت ہوگا۔ اگر ہم اپنے اندر ایثار کی روح کو اس طور پہ ترقی دینے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر ہمارے ذریعہ دنیا بھر میں اسلام کا غالب آنا آسان ہو جائے گا اور خدا ہماری زندگیوں میں ہمیں اسلام کے غلبہ کا دن دکھا دے گا۔

ہلاکت کی راہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (البقرہ آیت ۲۶۵) یعنی اے ایماندارو تم اپنے صدقات کو احسان جتلانے اور تکلیف دینے کے فعل سے ضائع نہ کرو۔

اس آیت سے یہ امر واضح ہے کہ اگر کوئی شخص صدقہ دینے کے بعد احسان جتاتا ہے اس کا صدقہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کے باوجود کوئی ثواب نہیں ملتا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو اپنے اس ناروا فعل کا بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ وہ خمیازہ اس قدر ہلاکت آفریں ہے کہ اس کے تصور سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں چنانچہ حضرت ابوذر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن خدا تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک ٹھہرائے گا۔ اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ اس پر حضرت ابوذر رضی نے عرض کیا برباد ہو گئے وہ لوگ لیکن حضور وہ ہیں کون؟ آپ نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانے والا، دوسرا خیرات کرکے احسان جتانے والا، تیسرا جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اپنے سودے کی گرم بازاری کرنے والا۔ (مسلم)

اب ظاہر ہے کہ جس شخص سے قیامت کے دن نہ خدا کلام کرے، نہ اسکی طرف نظر رحمت سے دیکھے، نہ اسے گناہوں سے پاک ٹھہرائے اور دردناک عذاب کا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے وہ تو جیتے جی ہلاک ہو گیا۔ پس صدقہ دے کر احسان جتانا سراسر ہلاکت کی راہ ہے۔ پھر اس ہلاکت کی راہ پہ چلنے والے وہ بھی ہیں جو اظہار تفاخر کے طور پر اپنے کپڑے کو زمین پہ لٹکا کر چلتے ہیں اور وہ بھی جو جھوٹی قسمیں کھا کھا کر اپنا سودا بیچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہلاکت کی ان راہوں سے بچنے کی توفیق دے۔

ایمان کے عملی تقاضے (۳)

ایمان کے عملی تقاضوں کا ایک جامع تذکرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے:-

قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ فَقَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ

یعنی دائرہ اسلام میں وہ لوگ داخل ہیں جو نرمی سے بات کرتے ہیں اور بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور دائرہ ایمان میں وہ لوگ گنے جاتے ہیں کہ جو مصیبت گزر چکی اس میں بے دل ہو کر گھبراتے نہیں اور جو مصیبت آنے والی ہو اس میں مستقل مزاج رہتے ہیں اور سخاوت کرتے ہیں۔ اور اسلام لانے کے لحاظ سے افضل وہ ہیں جن کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے اور تمام ایمان والوں میں افضل وہ ہیں جو نیک عادات رکھنے والے ہیں۔

اس حدیث میں مسلمان اسے قرار دیا گیا ہے جو نرم گفتار ہو اور بھوکوں کو کھانا کھلانے والا ہو اور پھر وہ اس سے بھی ترقی کرکے اپنے آپ کو ایسا بے نفس اور بے شر بنائے کہ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے کبھی کسی کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔ صاحب ایمان میں ان خوبیوں سے زیادہ جو وصف پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مصیبتوں اور ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ کر اپنے مومن ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور یہی نہیں کہ اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی بلکہ اخلاق حسنہ کے نتیجہ میں اس کا وجود مستقل رسالہ وجود بن جاتا ہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہتا ہے۔ ان اوصاف کو اپنے اندر پیدا کئے بغیر اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مومن سمجھتا ہے تو یہ اس کی بہت بڑی بھول ہے۔

حقیقی مومن وہی شمار ہوگا جو نرم گفتار ہو، بھوکوں کو کھانا کھلانے والا ہو، ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہے، کسی کو زبان سے نہ ہاتھ سے کوئی دکھ پہنچائے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اخلاق حسنہ کا مظاہرہ کرکے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہے

(باقی)

طواف کعبہ

ایک جرمن احمدی نو مسلم بھائی کے روحانی مشاہدات

جماعت احمدیہ جرمنی کے نہایت مخلص دوست جناب ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی صاحب کو قادیان اور ربوہ کے گذشتہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شرف حاصل کرنے کے بعد زیارت مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہونے کی توفیق ملی تھی۔ جرمن مشن کے ماہوار رسالہ DER ISLAM (جس کے آپ ایڈیٹر بھی ہیں) کی گذشتہ اشاعتوں میں انہوں نے ان مقامات مقدسہ کی زیارت کے مختصر حالات اور اپنے روحانی مشاہدات کو تحریر کیا ہے۔ قبل ازیں اس سلسلہ کا پہلا مضمون جو قادیان کے متعلق تھا ترجمہ ہو کر الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اب آپ نے ایک اور مضمون طواف کعبہ کے عنوان سے تحریر فرمایا ہے۔ ترجمہ افادۂ احباب کے لئے پیش خدمت ہے (خاکسار مسعود احمد جہلمی مبلغ جرمنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (الکہف)

اور تو کسی بات کے متعلق (دعویٰ سے) ہرگز نہ کہہ کہ میں کل یہ (کام) ضرور کروں گا ہاں صرف اس طرح کروں گا جس طرح اللہ چاہے گا۔"

اس آیہ کریمہ میں نشان و معجزہ کے بارے میں بھی اسلامی نقطۂ نظر کی نشاندہی ہوتی ہے مغرب میں رائج شدہ صدہا سالہ پرانی روایات یا یوں کہہ لیجئے کہ وہ معتقدات و توہمات جو یہاں کے مذہب پر صدہا سال سے اثر انداز ہیں (اس سے ہماری مراد موجودہ عیسائی علم کلام نہیں کیونکہ اس میں گذشتہ کچھ عرصہ سے اسلامی تعلیمات کے زیر اثر واضح تبدیلی رونما ہوئی ہے) کے مطابق ابتداء میں خدا نے اس کون و مکان کو بنایا اور اس میں قانونِ قدرت کا اجراء کیا اور اس کے بعد خود آرام کرنے بیٹھ گیا کیونکہ اب نیچر جانے اور اس کا کام۔ لیکن اس کے بعد وقتاً فوقتاً جب خدا مداخلت کا ارادہ کرتا رہا ۔۔ نہ معلوم کیوں ۔۔ تو ایک معجزہ رونما ہو جو کہ قانون قدرت کے برعکس بساطِ نیچر پر ایک ایسا سوراخ تھا جسے مافوق القدرت (خدائی) اقدام سے تعبیر کیا گیا ۔۔ اس اقرار سے مفر نہیں کہ ایسا ہوا ۔۔ مذہبی قصے کہانیوں اور مذہبی کتب میں ایسا ہی لکھا ہے ۔۔ گو آج سے مشکل سے ہی باور کیا جائے کہ خدا ایسے مظاہرے بھی کر سکتا ہے یہاں تک کہ زمانہ حال کے فلاسفر بھی شاید ایسی "معجزات" کے باعث ہی بڑی سنجیدگی سے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ اب "خدا" مر چکا ہے کیونکہ نیچر خود بخود جاری و ساری ہے اور ہر شے کی وضاحت قانونِ قدرت سے کی جا سکتی ہے۔

ایک مسلمان ان امور کے بارے میں بالکل مختلف نہج سے سوچتا ہے۔ جیسے کہ اس تحریر کے ابتداء میں درج شدہ آیۂ کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے واقعات متواترہ کے ذریعہ ہمیں یہ موقع عطا کیا ہے کہ ہم آئندہ کے بارے میں سوچ بچار کریں جس سے ایک اہم مقصد یہ ہے کہ ہمارے گردوپیش کے بارے میں ہمارے روحانی ردعمل کو تقویت حاصل ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایک تواتر مشہودہ کے برعکس فعل پر بھی پوری قدرت رکھتا ہے اور یہ برعکس فعل جیسے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں گو غیر معروف ہو ایک اعلیٰ و عظیم منصوبہ کے تحت ہمیں ورطۂ حیرت میں ڈالتے ڈالتے ہوئے "معجزہ" بن کر رونما ہوتا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کسی ایسے معجزہ کا وجود ہی نہیں۔ کیونکہ قانون قدرت سے مراد کوئی ایسی شے نہیں جو خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہو لیکن اس کے برعکس نظریہ کی یوں بھی ترجمانی کی جا سکتی ہے کہ یہ کون و مکان اور اس کی ہر شے کائنات کی تخلیق اور اس کی تاریخ بنی نوع انسان کی پیدائش و ارتقاء یہ سب کچھ معجزات کا وہ غیر منقطع سلسلہ ہے۔ جسے خود خدا نے چاہا اور بالارادہ اسی کی ہدایت و راہنمائی کے مطابق وقوع پذیر ہو کر خدا تعالیٰ کی قوتِ معجز نمائی کا ہمیں قائل کرتا ہے۔

اس مذکورہ بالا تمہید کی ضرورت اور حقیقت مجھے اپنے اس بیان کو درج کرنے کی خاطر پیش آئی ہے کہ جنوری ۱۹۷۱ء کے پہلے ہفتہ میں خاکسار کو عمرہ بیت اللہ الشریف کا شرف حاصل ہوا جو حقیقی معجزہ کے طور پر میری یادداشت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ

اس کا آغاز جرمنی میں سفارت خانہ پاکستان کے محکمہ "تحفظ معاملات سعودی عربیہ" (وہاں سعودی عرب کے لئے ویزا کی درخواست سے ہوا۔ یہ درخواست تین ماہ کے عرصہ کے دوران تین مرتبہ مختلف وجوہات کی بناء پر رد کر دی گئی اور بالآخر میرے پاکستان روانہ ہونے سے دو روز قبل منظور کر لی گئی اور میرے پاسپورٹ پر سعودی عرب کے لئے ویزا کی مہر ثبت کرتے ہوئے لکھا کہ:

"السید محمد عبدالہادی الطالو کیوسی مسلم کو سعودی عرب میں عمرہ کی خاطر جانے اور وہاں دو ہفتہ تک قیام کرنے کی اجازت ہے۔"

۲ر جنوری کی رات کو میرے جدہ پہنچنے پر ہوائی اڈہ کے ایک ضرورت سے زیادہ مستعد کارندے نے میرے پاسپورٹ پر ایک ایسی مہر چسپاں کر دی کہ جس سے عمرہ کا ویزا حاصل کرنے کی میری ساری سعی رائیگاں جا رہی تھی مگر چند گھنٹوں کے بعد ہی ایک دوسرے افسر کی جنبشِ قلم سے تصحیح کر دی گئی۔ کیا اسے دوسرے افسر کی اتفاقیہ خوش اطواری پر محمول کیا جائے؟ ہرگز نہیں بلکہ میری اجنبیت اور زبان سے بھی ناواقفیت کی بناء پر اسے محض اتفاق سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ جناب عبدالباقی ارشد صاحب جن کی رفاقت اور مہربانی سے خاکسار کو وہاں پر لطف اندوز ہونے کا موقع ملا سعودی عرب میں لمبے عرصہ سے مقیم ہونے کے باعث وہاں کے حالات سے اب تک بخوبی واقف ہو چکے ہیں فرمانے لگے۔ الحمد للہ! پہلے کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔"

اس کے بعد ضروری تیاریاں کر چکنے کے بعد احرام کا لباس زیب تن کر لیا گیا اس دوران شام ہونے کو تھی۔ اب مکہ معظمہ کا رخ کیا گیا۔ ایک نہایت عمدہ اور جدید کشادہ شاہراہ جدہ کو ام القریٰ سے ملاتی ہے۔ اس مختصر سفر کے دوران حدیبیہ کی حدود کے قریب سے گذرتے ہوئے پھر اس کے بعد سڑک کے قریب تنہا اور پُرسکون ایک چھوٹی سی مسجد میں نوافل کی ادائیگی کے وقت پھر مکہ کی حدود میں داخل ہونے سے کچھ پہلے مکہ کی روشنیاں نظر آنے پر بار بار جذبات کے تموج سے میری روح کا گداز ہونا میرے لئے "ذاتی معجزات" تھے جو بار بار میرے مشاہدہ احساس میں جلوہ گر ہوئے مگر انہیں احاطہ تحریر میں لانا ایک امر محال ہے۔

مکہ میں پہنچنے پر ہوٹل حرم میں رہائش کا انتظام کرنے کے بعد اب زیارت بیت اللہ الشریف کے لئے بے تاب دل نے ایک منٹ بھی مزید انتظار نہ کرنے دیا اور اپنے میزبان اور ان کے بچوں سمیت جن کی رفاقتِ سفر میری دلی آرزو تھی میں سوئے کعبہ روانہ ہوا۔

اس شام کو سماں جس شام کے عمرہ و طواف کے ہر مقام کی یاد آج بھی دل کو گرما دیتی ہے مجھے اس حقیقت کا علم ہوا کہ اسلام میں مکہ کعبہ اور حج بیت اللہ کو کیوں اس قدر رفیع مقام حاصل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تمام اشیاء ایک اعلیٰ اور بلند تر صداقت کی مخفی ظاہر علامات کے طور پر ہیں اور مقصود حقیقی کی طرف راہنمائی کرنے والی ہیں اسی طرح حج کے جملہ مناسک تمثیلی رنگ میں ان کی حقیقی اور اصلی غرض و غایت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ باایں ہمہ خود ان مناسک عمرہ میں ایسی جذب و کشش تھی جس نے مجھے ایسی لازوال اور حقیقی مسرت سے ہمکنار کیا جو یقیناً ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے تجربہ میں آتی ہے جو خدا کے اس گھر کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ مکہ میں قیام صرف دو روز ہی تھا مگر ان ایام میں مسلسل طواف کعبہ۔ دعاؤں اور تلاوتِ قرآن پاک کی توفیق ملنے سے یہ مختصر قیام میرے لئے ایک مجموعہ واقعات بن گیا۔

ان واقعات میں سے ایک "اتفاقی" واقعہ جس کی یاد میرے ذہن پر ثبت ہے اور جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا یہاں بیان کرتا ہوں ۴ر جنوری کو علی الصبح میں آخری طواف کے لئے مسجد حرام میں حاضر ہوا۔ اس وقت سورج گو طلوع ہو چکا تھا مگر بیت اللہ کے احاطہ میں ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور چوتھے چکر کے دوران کتابچہ پر سے حج سے متعلقہ دعائیں پڑھتے ہوئے جب میں یہ دعا پڑھ رہا تھا اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی اے اللہ مجھے اندھیروں سے نکال کر نور میں لے آ تو یکدم میرے چہرے پر روشنی پڑی جس سے چونک کر میں حیرت و استعجاب میں وہیں کھڑا ہو گیا۔ یہ کیا ماجرا تھا؟ ۔۔ درحقیقت کوئی خاص بات نہ تھی بس اسوقت جبکہ طواف کے دوران میں کعبۃ اللہ کی اوٹ سے باہر نکلا تو آفتاب (جو طلوع تو ہو چکا تھا مگر کعبہ کے احاطہ میں ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا) کی پہلی نیم گرم کرنوں نے میرے چہرے کو بوسہ دیا۔

اسوقت میرے وجدان اور میلانِ طبعی نے اس واقعہ کو ایک معجزہ سے تعبیر کیا ۔۔ ایک ایسا نشان جس سے میرا دل وجد آفریں لذت سے لبریز ہو گیا۔ اس اتفاقی واقعہ کے لئے جو میرے لئے ایک ذاتی معجزہ تھا میں نے اللہ تعالیٰ کے اس لطف و احسان کا اسوقت بھی شکریہ ادا کیا اور آج بھی میرا دل اس کی حمد سے لبریز ہے۔ وللہ الحمد والشکر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد نور فرانکفورٹ مغربی جرمنی میں یوم سیرت النبیؐ کی بابرکت تقریب

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ جرمنی)

بفضل اللہ تعالیٰ ۸ رمئی ۱۹۷۱ء کو مسجد نور فرانکفورٹ میں یوم سیرت النبیؐ منایا گیا۔ حسب پروگرام بعد دوپہر ایک شاندار اجلاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے مقررین نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی عقیدت و محبت کے نذرانے پیش کئے اس اجلاس میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر مسلم جرمن خواتین و احباب نے بھی شریک ہوکر اجلاس کے اختتام تک تمام تقاریر کو پورے انہماک اور توجہ سے سنا۔

اس تقریب کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت المصلح الموعودؓ کی اچانک تشریف آوری ہمارے لئے بہت خوشی کا موجب ہوئی۔ آپ نے اس بابرکت تقریب میں شمولیت فرما کر حاضرین کو ایک پُراثر خطاب سے نوازا نیز خاکسار کے علاوہ ہمارے نومسلم جرمنی بھائی ہدایت اللہ ہبش سلمہ اللہ اور محترم برادرم ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو برادرم محمد شریف صاحب خالد نے کی اس کے بعد خاکسار نے حاضرین جلسہ اور خصوصاً غیر مسلم جرمن مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور معزز مہمان محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کا احباب سے تعارف کرانے کے بعد موصوف کو افتتاحی تقریر کیلئے درخواست کی گئی۔ آپ نے ایک مختصر لیکن پُراثر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ صدیوں میں اہل یورپ نے لاعلمی اور تعصب کی بناء پر ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات پر طرح طرح کے الزامات عائد کئے ہیں اور دنیا کے اس محسن اعظم کی ذات کو قسما قسم کے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا ہے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ان تمام الزامات کا ازالہ کیا جائے اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین اور دلربا شخصیت سے متعارف کرایا جائے۔ آپ نے فرمایا آج کی تقریب اسی غرض کو پورا کرنے کی علمبردار ہے اور میرے بعد آنے والے مقررین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے جرمن نومسلم بھائی ہدایت اللہ صاحب ہبش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو جسم و تقدس اور جذبات و احساسات میں پاکیزہ ترین انسان کی حیثیت میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ کی ذات گرامی ہر قسم کی پاکیزگی و پرہیزگاری کا منبع و مخزن ہے۔

اس کے بعد خاکسار کو تقریباً ایک گھنٹہ تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور اعلیٰ ارفع روحانی مقام کو بیان کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک خاکسار نے بہت سی مثالیں دے کر اس عدیم المثال روحانی انقلاب کو بیان کیا جس کے ذریعہ انسانیت پستی کے انتہائی عمیق غاروں سے نکل کر عروج کی اعلیٰ ترین بلندیوں تک پہنچ گئی۔ ہزاروں بتوں کی پوجا کرنے والے توہمات اور عقائد بد میں پھنسے انسانوں کے دل شارع توحید سے مالا مال ہو کر عشق الٰہی میں اس طرح مخمور ہو گئے کہ خدا اور اس کے رسول کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی کو انہوں نے دلی بشاشت کے ساتھ پیش کیا۔

خاکسار کے بعد برادرم جناب ڈاکٹر محمد عبدالہادی کیوسی کی نہایت عالمانہ تقریر نصف گھنٹہ تک جاری رہی آپ نے کلیسا کے متعدد راہنماؤں کی تحریرات کے حوالہ جات کی روشنی میں ہادیٔ اسلام کے بارہ میں نئے اور پرانے رجحانات کو بیان کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو صدیوں تک کلیسا کی طرف سے بے بنیاد اور سراسر جھوٹے الزامات کا نشانہ بنے رہے ہیں۔ بالآخر اب خود کلیسا کے متعدد راہنماؤں کی طرف سے بھی بطور رسول اور نبی کے تسلیم کئے جانے لگے ہیں۔

اس تقریر کے بعد خاکسار نے حاضرین کا دوبارہ شکریہ ادا کیا۔ مدعوین کی مشروبات وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ جس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ یہ نہایت ہی بابرکت اور روحانی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست دعا

ہمارے محترم بھائی شیخ محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۷ ج ب سوڈھی عرصہ تین ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں آج کل حالت بہت نازک ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے محترم بھائی کی کاملہ صحت یابی کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا فرماویں۔ (شیخ سبحان علی سیکرٹری مال چک ۱۱۷ ج ب سوڈھی ضلع لائلپور)

حضرت بھائی عظیم الرحمن صاحبؓ

ہمارے حقیقی بھائی حضرت منشی عظیم الرحمن صاحبؓ ابن حضرت میاں حبیب الرحمن صاحبؓ منجملہ اصحاب ۳۱۳ رئیس حاجی پور ریاست کپورتھلہ کے فرزند ثانی تھے۔ آپ ۲۴-۲۵ مارچ کی درمیانی شب کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے اور ہم سب سے عارضی مفارقت اختیار کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت والد صاحبؓ کی اولاد میں اب ہم چھ بھائی حقیقی بقید حیات ہیں۔ آپ والد کے دوسرے بیٹے تھے۔ بھائی صاحب میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ چنانچہ بھائی صاحب کی روایت ہے جو رجسٹر روایات میں درج شدہ ہے کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب آخری سفر پر قادیان سے لاہور تشریف لے جا رہے تھے (اس وقت بھائی صاحب قادیان میں ہائی سکول میں پڑھتے تھے) تو ہائی سکول قادیان کے تمام طلباء سکول کی دیوار کے ساتھ باہر کی طرف بغرضِ شرف مصافحہ قطار باندھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ چنانچہ حضور مصافحہ کرتے ہوئے چلے گئے۔ جب مصافحہ ختم ہو گیا اور حضورؑ آگے بڑھے تو میں بھی حضور کے پیچھے چل پڑا اور خدام بھی حضورؑ کے ہمراہ تھے۔ آپ تیز تیز چلتے تھے میں پیچھے پیچھے بھاگا جاتا تھا اور یہ ارادہ تھا کہ جب حضورؑ یکہ پر سوار ہو جاویں گے۔ تب واپس آؤں گا۔

آپ جب چوہڑوں کے مکانوں کے قریب پہنچے تو حضورؑ نے راستہ چھوڑ کر دوسری طرف کا رخ فرمایا۔ وہاں قریب ہی آموں کے درخت تھے۔ حضورؑ ان آموں کے نیچے ٹھہر گئے۔ خدام سب اردگرد کھڑے ہو گئے۔ حضورؑ سب سے آگے کھڑے تھے۔ میں بھی بھاگتا ہوا حضورؑ کے پاس پہنچ گیا۔ جب میں پہنچا تو حضورؑ نے مجھے پیار سے پچکار کر محبت اور پیار سے فرمایا کہ:-

"بس اب تم واپس جاؤ"

ہم یہاں سے یکہ پر سوار ہو جاویں گے چنانچہ میں بعد مصافحہ حضورؑ کے اس حکم کی تعمیل میں واپس لوٹ پڑا۔ اگرچہ دل تو یہی چاہتا تھا کہ جب تک حضورؑ سوار نہ ہو جاویں وہیں ٹھہروں مگر حضورؑ کے فرمان کی فوری تعمیل دل میں تھی۔ اس لئے واپس چلا آیا۔ جب واپس لوٹا تو دو یا تین اور لڑکے بھی بھاگے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا کہ حضرت صاحبؑ نے فرمایا ہے۔ اس لئے میں تو واپس آگیا ہوں۔"

بھائی صاحبؓ خود صحابی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی پر جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پڑھایا۔ آپ بہشتی مقبرہ تک جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر قادیان میں حضورؑ کی نماز جنازہ ادا کی تھی اور حضورؑ کی زیارت کی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا تھا۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بھائی صاحبؓ کی مفارقت پر ہم سب بھائیوں اور بھائی صاحب کے ہر دو پسران سے بہت سے عزیز و اقارب، دوست و احباب اور مختلف ممالک کے مبلغین سلسلہ نے مختلف برادران کو افسوس و غم کے ہمدردی سے پُر خطوط لکھے ہیں۔ یا فرداً فرداً مل کر اظہار تعزیت فرمایا ہے۔ اُن سب کا اور بالخصوص مبلغین سلسلہ کا ہم سب برادران و پسران حضرت بھائی صاحب و تمام خاندان دلی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان سب احباب نے ہمارے مغموم۔ رنجور اور زخمی دلوں پر اپنی محبت بھری ہمدردی کا پھایا رکھا۔ دلی شکر گذار ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وہ قادر خود اس کا اجر عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ شیخ عبدالرحمن کپورتھلوی محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مجلس انصار اللہ کا ہفتہ تربیت

امسال اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں جون/ماہ احسان کا آخری ہفتہ مورخہ ۲۴ جون تا ۳۰ جون تک کے ایام میں منایا جائیگا اس ہفتہ تربیت میں مقررہ مضامین پر مختصر تقاریر کا انتظام جملہ مجالس انصار اللہ اپنے اپنے مقام پر کریں تا سب افراد جماعت ان امور سے پوری آگاہی حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو انکے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔

مندرجہ ذیل مضامین ہفتہ تربیت کیلئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) معاملات کی صفائی (۲) غریب پروری (۳) سادگی (۴) اطاعت (۵) ظاہری صفائی و طہارت نیز قیادت تربیت جلد ہی ضروری نوٹس ان مضامین کے طبع کرا کر مقامی مجالس کو بھجوانے کا بھی انتظام کر رہی ہے۔

قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبض کی حالت میں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کا طریق

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں فرمایا:- "بعض اوقات انسان اپنی کمزوری کی حالت میں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اگر تم قربانی کے لحاظ سے کمزور ہو یا سخاوت کے لحاظ سے کمزور ہو تب بھی یہ دیکھ کر کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کو تمہاری قربانی کی ضرورت ہے تم بناوٹ کے طور پر اکڑ کر چلو۔ تم دلی طور پر اس قربانی پر ناخوش ہو گے لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کو اس کی ضرورت ہے اس لئے تمہارا قبض سے قربانی کرنا جو بظاہر ایک گناہ ہے تمہارے لئے نیکی سے بڑھ کر ثواب کا موجب ہوگا۔ کیونکہ تم اس بات کی بنیاد رکھ رہے ہو کہ جو کام تم نے قبض سے کیا ہے آئندہ تم اسے بشاشت سے کرو گے کیونکہ ہر نیکی دوسری نیکی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔"

پس احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی روشنی میں قربانی کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

دعاؤں میں حصّہ دار ہونے کا ذریعہ

سیّدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت (تحریک جدید کے مالی جہاد) میں حصہ لے گا میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ

اے خدا وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی خاص بارش نازل فرما۔ اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔

پس وہ شخص جو اس تحریک (تحریک جدید) میں حصّہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصّہ ملے گا۔ اور میری دعاؤں میں بھی حصّہ دار ہو جائے گا۔"

ہماری جماعت کے تمام افراد کو ان خصوصی دعاؤں میں حصہ دار بننے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے ایک عزیز دوست چوہدری ارشاد احمد صاحب سکھری کی اہلیہ بہت بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ (آمین)
(سلطان احمد معرفت مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب حکیم محمد زاہد صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور اس وقت وہ سخت کمزور ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے
(حکیم محمد احمد شورکوٹ شہر ضلع جھنگ۔)

۳۔ خاکسار کے دادا جان مرزا محمد شفیع صاحب عرصہ چھ ماہ سے پیشاب کی تکلیف سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے کامل شفا والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (مرزا خلیل احمد دار النصر غربی ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم عزیزم شفیق الرب جنرل ہسپتال لاہور میں کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱/۵ بوقت چار بجے شام وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ برادرم مرحوم کی نعش کو ربوہ لایا گیا اور عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ برادرم مرحوم کی اچانک وفات کا مجھ پر اور محترمہ والدہ صاحبہ پر بہت گہرا اثر ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (قاضی خورشید الرب انسپکٹر بیت المال ربوہ)

مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

ہفتہ تربیت زیر انتظام مجلس انصار اللہ ہر مجلس جون کے آخری ہفتہ میں منائے

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں ماہ جون/احسان کے آخری ہفتہ مورخہ ۲۵ جون سے شروع ہو کر ۳۰ جون تک کے ایام میں منایا جائے گا۔ اس ہفتہ تربیت میں مقررہ مضامین پر مختصر تقاریر کا انتظام جملہ مجالس انصار اللہ اپنے اپنے مقام میں کریں۔ اور جماعت کے جملہ افراد کی اس میں شمولیت کی خصوصی تحریک دی جائے تا سب افراد جماعت ان امور سے پوری آگاہی حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان امور کے مطابق بہتر سے بہتر بنانے اور سنوارنے کی کوشش کریں۔ مندرجہ ذیل مضامین ہفتہ تربیت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ معاملات کی صفائی ۲۔ غریب پروری ۳۔ سادگی ۴۔ اطاعت ۵۔ ظاہری صفائی و طہارت

قیادت تربیت جلد ہی ضروری نوٹس ان مضامین کے طبع کروا کر مقامی مجالس کو بھجوانے کا بھی انتظام کر رہی ہے۔
(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاد نبوی

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:-

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ

کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر یہ بات فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ اس حدیث نبوی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر دینی علوم حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ علم حاصل کرنے کا سب سے عمدہ وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے جب کہ ذہن اور حافظہ تیزی سے کام کرتے ہیں اس لئے بچپن میں علوم دینیہ حاصل کرنے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ والدین سے گزارش ہے کہ اس ارشاد نبوی کی تعمیل کرتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں اپنے بچوں کو توجہ اور شوق سے شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ امتحانات ۲۵ احسان (جون) بروز جمعہ منعقد ہوں گے انشاء اللہ۔ تیاری کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں" مطبوعہ شکل میں موجود ہے اور مرکز سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۳۲۹ ہش/۱۹۵۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

ا: خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے
ب: شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔
ج: دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔
د: تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداروں کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۹۵۲-۵۳ء/۱۳۳۱-۳۲ ہش سے ہوگا۔ نیز اسی سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا۔

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۹۵۰-۵۲ ہش اس سال پورے ہو رہے ہیں اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک تجربہ کار ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی وساطت سے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ارسال کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے وعدہ کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ اور اُسے پُورا کرنے کی کوشش نہ کرو

اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ یہ ناممکن الحصول چیز تمہیں ہماری مدد سے حاصل ہو جائے گی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ آیت قرآنیہ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ مکرمہ سے نکالا گیا۔ اُس وقت دشمنانِ اسلام کو یہ اعتراض کرنے کا موقعہ ملا کہ جب آپ دُعائے ابراہیمی کے موعود تھے اور خانہ کعبہ کے ساتھ آپ کا تعلق تھا تو آپ کو مکہ سے کیوں نکال دیا گیا۔ جب آپ کو مکہ سے نکال دیا گیا۔ تو آپ دُعائے ابراہیمی کے کس طرح مصداق ہو سکتے ہیں اس اعتراض کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارا مکہ سے یہ نکلنا عارضی ہے۔ ہم تم سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم دوبارہ تمہیں یہ موقعہ دیں گے اور تم مکہ پر قابض ہو جاؤ گے لیکن جہاں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں سے یہ وعدے ہوتے ہیں وہاں وہ اُن سے یہ بھی امید کرتا ہے کہ وہ اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے یہ نہیں کہ خدا اُن سے وعدہ کرے اور وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور وہ اس وعدہ کو پُورا کرنے کی کوشش نہ کریں اور یہ سمجھ لیں کہ جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تو وہ اُسے خود پورا کرے ہمیں اس کے پُورا کرنے کی کیا ضرورت ہے ... خدا تعالیٰ کی طرف سے جو وعدہ ہو گا۔ اس کا یہ مطلب ہو گا کہ اگرچہ اس چیز کا حصول تمہارے لئے ناممکن ہے مگر یہ تمہیں ہماری مدد سے حاصل ہو جائیگی وہ قوم جو فرعون کی سینکڑوں سال تک غلام رہی اس کے لئے اینٹیں بناتی رہی۔ لکڑیاں کاٹتی رہی۔ اور ذلیل سے ذلیل کام کرتی رہی وہ اتنے بڑے عظیم الشان ملک پر جس پر عاد قوم حکمران تھی کیسے قبضہ کر سکتی تھی؟ اسے یہ ملک مل جانا آسان نہیں تھا۔ لیکن خدا نے کہا کہ گو یہ ملک حاصل کرنا تمہیں ناممکن نظر آتا ہے لیکن ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم یہ ملک تمہیں دیں گے اور تم یہ ملک ہماری مدد سے حاصل کر لو گے۔ پس خدا تعالیٰ کے وعدے کے یہ معنے نہیں ہوا کرتے کہ چونکہ اس نے وعدہ کر دیا ہے اس لئے بندے کو کوشش کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب تم اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے تدبیر اختیار کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے وعدے اور رنگ کے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وہ وعدے جن میں تدبیر شامل ہوتی ہے بندے کو ان میں دخل دینا پڑتا ہے اور ان کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اگر بندہ ان میں دخل نہیں دے گا اور ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ تو وہ سزا کا مستحق ہو گا لیکن بندے کے وعدہ میں یہ نہیں ہوتا۔ بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں تمہارے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر بدل دوں گا۔ کیونکہ وہ اُس کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اگر وہ ایسا کہے گا تو ہم اس سے پوچھیں گے کہ تم تقدیر کو بدلنے والے کون ہو لیکن خدا تعالیٰ یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہاری مدد کروں گا اور اپنی تقدیر کو بدل دوں گا۔ کیونکہ تقدیر ایسی چیز ہے جو اس کے قبضہ میں ہے اور وہ جب چاہے اسے بدل سکتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کا وعدہ دیا گیا تو ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ کہا گیا کہ اے مسلمانو! تم موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہ سمجھ لینا کہ خدا نے مکہ دے دینے کا وعدہ کیا ہے وہ خود اسے پورا کرے گا۔ ہمیں اس کے لئے تدبیر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ تمہیں بھی اس کے پورا کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ خدائی وعدے کے یہ معنے ہیں کہ تم کمزور ہو۔ اگر تم کمزور نہ ہوتے تو تم مکہ کو چھوڑ کر کیوں آتے۔ مکہ کو چھوڑنے کے معنے ہی یہ تھے کہ تم کمزور ہو اور تمہارا دشمن مضبوط اور طاقتور ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ تمہیں طاقت دے گا اور تم دشمن سے مکہ چھین لوگے۔ پس وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے معنے یہ ہوئے کہ تم جہاں سے بھی نکلو یا جس جگہ سے بھی نکلو تمہارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے مکہ فتح کرنا ہے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۴)

درخواست دعا

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے حمید اختر صاحب گذشتہ چند دنوں سے معدہ کے السر کے عارضہ سے بیمار ہیں اور سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

گذر رہا ہے۔ ہمیں خصوصیت کے ساتھ یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ جو تمام خزانوں کا مالک ہے اپنی رحمت سے ان پریشانیوں کو دور کر دے اور وہ خدا جو تمام محبتوں اور حسن سلوک کا سرچشمہ ہے ایسے سامان مہیّا فرما دے کہ ہم بھی ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور حسن سلوک کی توفیق پائیں۔ اور ہمارے ملک میں معاشرہ کی موجودہ الجھنیں دُور ہو جائیں ہمارے لئے تو سب کچھ دعا ہی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تدبیر بھی دُعا ہے اور دعا بھی تدبیر ہے۔

تدبیر کے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں وہ ہمارے لئے برکتوں کا موجب ہوں اس لحاظ سے تدبیر بھی دراصل دعا سے ہی مکمل ہوتی ہے۔ اور دعا تو بہرحال تدبیر ہے بلکہ سب سے بڑی تدبیر ہے سو ان دنوں میں دوست خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور عزیز ملک ــــ پاکستان کی تمام پریشانیاں دور کرے اور اسے پوری طرح اور حقیقی معنوں میں واقعی پاکوں کا ملک بنا دے آمین۔

حضور نے فرمایا۔ دعا کی دوسری تحریک میں جماعت کے لئے کرنا چاہتا ہوں۔ اگر دوست یہ سمجھیں کہ محبت چونکہ ہر جلوے کے بعد جو خدا کی طرف سے ظاہر ہوتا ہوتا ہے اور ہماری روحوں کو تسکین بخشتا ہے ہماری مخالفت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے تو یہ غلط ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے سے لیکر آج تک اسلام کے دشمن کبھی خاموش نہیں ہوئے حالانکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل خدا تعالیٰ کی رحمت کے اتنے جلوے دنیا پر ظاہر ہوئے جو عقلاً شمار ہی نہیں ہو سکتے۔ مگر ہمیں یہ عجیب طرفہ تماشا نظر آتا ہے کہ نشان پہ نشان اور رحمتوں پہ رحمتیں دیکھنے کے باوجود اسلام کی یہ مخالفت جاری رہی اور اب تک جاری ہے پس کسی احمدی کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہماری مخالفت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی گو اس کا رنگ بدلتا رہتا ہے مگر مخالفت بہرحال کسی نہ کسی صورت میں جاری رہتی ہے اور یہ اس لئے ہوتی ہے کہ آپ سوئیں نہیں بلکہ بیدار رہیں۔

اس کے بعد حضور نے افریقہ کے مختلف ممالک میں ہماری طرف سے تبلیغ اسلام اور خدمت خلق کی جو عظیم مہم جاری ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح وہاں کے مختلف عیسائی حلقوں کی طرف سے اس کی مخالفت ہو رہی ہے مگر باوجود اس مخالفت کے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے جلوے ہمارے لئے ظاہر کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اور ہر مقام پر مخالفت کے بُرے اثرات سے ہمیں محفوظ رکھے بلکہ اسے ہمارے لئے رحمت کا موجب بنائے اور ہمیشہ ہماری جماعت کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

آخر میں حضور نے اپنی صحت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ گذشتہ جنوری میں گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی کے دو منکوں میں جو نقص واقع ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضل سے اسے پُوری طرح دور کر دیا ہے مگر اسی چوٹ کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق مجھے گیارہ ہفتے تک لیٹے رہنا پڑا۔ اس عرصہ میں میری خواہش اور تمنا یہی ہوتی تھی کہ جتنی جلدی ہو سکے میں نمازوں کے لئے مسجد میں جاؤں اور اپنے دوستوں سے ملوں مگر میں لیٹے رہنے پر مجبور رہتا۔ پھر اس بیماری کے نتیجہ میں بعض اور شکایات بھی پیدا ہو گئیں جن کی وجہ سے میں ابھی تک زیادہ چل پھر نہیں سکتا۔ التحیات کی حالت میں ابھی بیٹھ بھی نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ میں نماز کے لئے مسجد میں نہیں آ سکتا۔ پھر سر چکرانے کی تکلیف شروع ہو گئی ہے جو دورے کی صورت میں ہوتی ہے۔

حضور نے اپنی بیماری اور اس کے اثرات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا دوست میرے لئے بھی جو کہ خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہے دعا کریں کہ اس بیماری کے جو چند اثرات ابھی باقی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی دور کر دے اور اپنے فضل سے مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ آؤ اب ہم مل کر دعا کر لیں۔ اس کے بعد حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام حاضر الوقت احباب کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے تحقیقی مقالہ لکھنے کا انعام

اجتماعی دعا کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ ۱۹۶۸ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اہم علمی مسائل پر تحقیقی انعامی مقالہ جات لکھنے کا جو مقابلہ ہوا اس میں صرف ایک مقالہ بعنوان "اسلام کا وراثتی نظام" انعام کا مستحق قرار پایا تھا۔ یہ معیاری اور قابل قدر مقالہ مکرم عبدالرشید صاحب غنی ایم ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے مرتب کیا ہے۔ حضور از راہِ شفقت اپنے دستِ مبارک سے انہیں فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا انعام عطا فرمائیں چنانچہ حضور اقدس نے اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے اپنے دستِ مبارک سے ایک ہزار روپیہ کا انعام مکرم عبدالرشید غنی صاحب موصوف کو عطا فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ انعام اور اعزاز مبارک کرے اور جماعت کے دیگر اہل علم و قلم احباب کو بھی اس مقابلہ میں ذوق و شوق سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ یہ انعام عطا فرمانے کے بعد حضور اقدس واپس تشریف لے گئے۔